Regd. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

۱۲ صفر ۱۳۶۹ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۳	۴ فتح ۱۳۲۸ ہش	۴ دسمبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۷۸

تمام اسلامی ممالک میں اقتصادی کانفرنس کی شاخیں کھولی جائیں گی

کراچی ۳ دسمبر۔ عراق کا جو وفد اسلامی اقتصادی کانفرنس میں شریک ہوا ہے۔ اس کے لیڈر نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ تمام اسلامی حکومتوں کے مراکز میں اقتصادی کانفرنس کی شاخیں کھولی جائیں گی۔ تاکہ کانفرنس جو فیصلے کرے ان پر عمل درآمد کرایا جاسکے۔ آپ نے کہا میں اور میرا وفد عراق جاکر اپنی حکومت اور عوام دونوں کو ان فیصلوں سے مطلع کرے گا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ عراق کی حکومت اور عوام دونوں کانفرنس کے فیصلوں کا سرگرمی سے خیر مقدم کریں گے۔ کیونکہ یہ فیصلے ہر لحاظ سے مناسب اور معقول ہیں۔ اقتصادی کانفرنس نے سفری سہولتوں پر غور و خوض کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی آج اس کا اجلاس ہوا جس میں رپورٹ مکمل کر لی گئی ہے۔ یہ رپورٹ اجلاس میں پیش کی جائے گی۔

کراچی ۳ دسمبر۔ پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارت کے بڑھ جانے کے پیش نظر جاپان کا ٹریڈ کمشنر اس ماہ کے آخر میں پاکستان پہنچ جائے گا۔ جاپان شروع ہی سے پاکستانی کپاس کا خریدار ہے۔

لیک سکسس ۳ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی اسمبلی نے عرب فلسطین کے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے پانچ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی ایک سکیم منظور کر لی ہے۔

کراچی ۳ دسمبر۔ آج مسٹر یوسف عبداللہ ہارون بلامقابلہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔

کلکتہ ۳ دسمبر۔ آج صبح کلکتہ میں پاکستان اور ہندوستان کی سرحدوں کا فیصلہ کرنے والے کمیشن کا اجلاس منعقد ہوا۔

خریف ۱۹۴۹ء کا نصف لگان معاف

لاہور ۳ دسمبر محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے حکومت پاکستان کی وزارت مہاجرین و بحالیات کی تائید سے مہاجرین کے ذمہ خریف ۱۹۴۸ء کا نصف لگان بالکل معاف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے لگان کے اس حصہ کی وصولی ملتوی کر کے مہاجرین کو خریف ۱۹۴۹ء کے لگان کے ساتھ اس کی ادائیگی کی اجازت دے رکھی تھی۔ معافی کے موجودہ فیصلہ سے مہاجرین کو اب خریف ۱۹۴۸ء کا لگان مالیہ کے ڈیڑھ گنا سے زیادہ نہیں دینا پڑے گا

روس سے ایران کے تعلقات

ایران اور روس کے باہمی تعلقات کے بارے میں ایرانی وفد کے لیڈر نے بتایا۔ ہم روس کو ایران کا دشمن تصور نہیں کرتا صرف یہ چیز ضروری ہے۔ کہ روس ہمارے داخلی مسائل میں مداخلت نہ کرے سوویٹ یونین مکمل طور پر ایران کا احترام کرتی رہی ہے۔ لیکن کچھ عرصے سے سرد مہری کا سا عالم نظر آنے لگا ہے۔ روس ایک کمیونسٹ ملک ہے۔ ہم کمیونزم کو پسند نہیں کرتے۔ ہم روس کے داخلی امور

پاکستان میں تین اور سوتی کارخانے

کراچی ۳ دسمبر پاکستان کے ٹیکسٹائل کمشنر اے۔ بی حبیب اللہ نے ایک بیان میں بتایا کہ آئندہ چار ماہ کے اندر پاکستان میں تین مزید سوتی کارخانے کپڑا تیار کرنا شروع کر دیں گے۔ آپ نے مزید کہا اس سال حکام کی نگرانی کی وجہ سے کپاس میں آمیزش نہیں ہو سکی اور بہت عمدہ کپاس پیدا ہوئی ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ نومبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تاحال دردِ نقرس کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳ دسمبر۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج دو بجے بعد دوپہر ربوہ سے لاہور تشریف لائے۔ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

لاہور ۳ دسمبر مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کے متعلق آج کی اطلاع ہے کہ کئی دن کے بعد خدا کے فضل سے طبیعت سارا دن اچھی رہی۔ ضعف اور کمزوری میں بھی نسبتاً بہت فرق رہا۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

لاہور ۳ دسمبر۔ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب فرماتے ہیں کہ صاحبزادی امۃ الوحید بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو ۱۰ دن سے متواتر بخار آرہا ہے۔ احباب سلسلہ مکمل صحت کیلئے درخواست دعا فرمائیں نیز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خود بھی بوجہ نزلہ و زکام تکلیف میں ہیں ان کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

حدبندی کے تنازعات کی خاص عدالت

کلکتہ ۳ دسمبر۔ پاکستان اور ہندوستان کی حدبندی کے تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لئے جو خاص عدالت قائم کی گئی ہے آج اس کا پہلا اجلاس ہوا جس میں ابتدائی طریق کار طے کیا گیا۔ امید ہے کہ آئندہ پیر سے یہ عدالت اپنا کام باقاعدہ شروع کر دے گی۔

وزیر اعظم سندھ بلامقابلہ سندھ اسمبلی کے رکن منتخب ہوگئے

کراچی ۳ دسمبر۔ سیٹھ یوسف عبداللہ ہارون وزیر اعظم سندھ سکھر کے انتخابی حلقہ سے بلامقابلہ سندھ اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں۔ یہ نشست مسٹر عبدالستار وزیر خوراک پاکستان کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔

جنگ کی صورت میں ایران غیر جانبدار رہیگا

ایران میں کسی غیر ملکی حکومت کو روغنی مستاعات نہیں دی جائیں گی

آقائے نوری اسفندیاری نے اعلان کیا کہ سوویٹ یونین اور مغربی بلاک کے درمیان جنگ کی صورت میں ایران غیر جانبدار رہے گا۔ آپ نے بتایا کہ شاہ ایران محمد رضا پہلوی اس وقت امریکہ سے جو فوجی امداد طلب کر رہے ہیں۔ وہ ایران میں بوقت ضرورت تخریب پسند عناصر کو کچلنے کے لئے صرف کی جائے گی۔ اسے ایران میں غیر ملکی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے بھی بروئے کار لایا جا سکے۔

میں مداخلت نہیں کرتے اور مجھے امید ہے کہ روس بھی ہمارے مسائل میں دخل انداز نہیں ہوگا۔

۲ اضافہ ہوا ہے۔ پیداوار کا کامل اندازہ ایک ہزار ٹن لگایا گیا ہے جس میں گذشتہ سال کی آخری پیشگوئی کے مقابلہ میں ۱۱ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔

درخواست دعاء

عدن سے بذریعہ تار حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مولوی غلام احمد صاحب مبلغ عدن کے متعلق اطلاع آئی ہے کہ اپریشن کے بعد ان کی حالت نہایت تشویشناک ہے۔ احباب اپنے اس مجاہد بھائی کی صحت کے لئے بالالتزام دعا فرما کر ممنون فرمائیں

وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

آٹھ کی بجائے نو آسامیاں

لاہور ۳ دسمبر۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ ایک پریس نوٹ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۹ء کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ امسال پراونشل سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) کے امتحان مقابلہ کے نتیجہ میں آٹھ آسامیوں کو پر کیا جائے گا۔ اب یہ طے پایا ہے کہ آٹھ کی بجائے نو آسامیاں پر کی جائیں گی

روغنی بیجوں کی فصل میں ۱۰ فیصدی کمی

لاہور ۳ دسمبر محکمہ اطلاعات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ مغربی پنجاب میں حال ۴۹-۱۹۴۸ء کے روغنی بیجوں مثلاً سرسوں۔ رائی۔ تارا میرا۔ تودریا اور السی کی فصلات ربیع کے سلسلہ میں آخری پیشگوئی کے مطابق سرسوں، رائی۔ تارا میرا اور تودریا کی فصلوں کے زیر کاشت رقبہ میں پچھلے سال پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں ۱۰ فیصدی کمی ہوئی ہے کمی کی وجہ یہ ہے کہ پہلے کی نسبت زیادہ رقبے کو اناج کی فصلوں کے زیر کاشت لایا گیا تھا۔ پیداوار جس کا اندازہ ۰۰۰، ۳۰ ٹن لگایا گیا ہے۔ پچھلے سال کی پیشگوئی اور اصل رقبہ کی نسبت علی الترتیب ۱۰ اور ۱۱ فیصدی زیادہ ہوئی ہے۔ السی کی زیر کاشت رقبہ میں پچھلے سال کی پیشگوئی کے مقابلہ میں ۱۶ فیصدی

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

مسعود احمد خان پرنٹر و پبلشر نے گو اپنے کیپٹل پرنٹنگ پریس دہلی مل بلڈنگ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

دفتر اول کے سولہویں سال اور دفتر دوم کے سال ششم

میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مجاہد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جمعہ کے خطبہ میں تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے مومن اور مخلص احباب سے قربانیوں کا مطالبہ فرما چکے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مبارک اور بابرکت اور ایمانوں کے بڑھانے والا خطبہ سنکر احباب کرام اپنے وعدے حضور کے پیش کر رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ کیونکہ مومن کی شان یہی ہے۔ کہ اس کا قدم اللہ تعالےٰ کی راہ میں آگے ہی پڑتا ہے۔ وہ پیچھے ہٹنا جانتا ہی نہیں بلکہ بعض مخلص تو اپنی گزشتہ سال کی قربانی پر پچیس فی صدی اضافہ کر کے دے رہے ہیں۔ چنانچہ مکرم ماک عمر علی صاحب نے سال گزشتہ کے ابتدا میں ہی ۱۰۰۱ روپے دیا تھا۔ اور اس سال میں ان کا وعدہ ۱۲۵۰ کا ہے۔ محترمہ مائی کاکو صاحبہ خادمہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے اس سال سولہویں میں ۴۰ کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان کی آمد تو ہے نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے پاس سے عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال سے پیوستہ سال جبکہ وہ گرمی کے موسم میں رتن باغ سے نکل کر ایک درخت کے نیچے بیٹھی تھیں تو درخت کے اوپر سے ایک روپوں کی تھیلی ان کے پاس میں آگری تھی۔ جس میں سے ۴۸ روپے نکلے تھے۔ جو انہوں نے تحریک جدید میں اس لئے دے دیئے تھے۔ کہ اس سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت جو ہو رہی ہے اس میں حصہ ہو۔ اور تحریک جدید کو روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ سولہویں سال کے لئے آپ نے اب ۴۰ کا وعدہ فرمایا ہے۔

جماعتی وعدہ میں سے سب سے پہلے ربوہ کے حلقہ الف سے احباب کے وعدوں کی فہرست حضور کے پیش ہوئی ہے۔ جو -/۱۰/ ۱۶۰۱ ہے۔ اور اس میں ۵۳ دوست شامل ہیں۔ سب کے وعدے گزشتہ وعدوں سے اضافہ کے ساتھ ہیں۔ یہ فہرست مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی واقف زندگی نے خطبہ سننے کے بعد فوراً احباب کے گھروں پر پہنچ کر طیار کی۔ اور حضور میں پیش کر دی۔ اس لئے کہ ربوہ کے بلاک الف کے مجاہد وعدوں میں سابقون الاولون میں آجائیں۔ سابقون الاولون میں وہی ہے۔ جو قربانیوں کے لئے حضور کی آواز سنکر اسی وقت خود لکھ کر اپنا وعدہ حضور کی خدمت میں ارسال کر دیتے ہیں۔ یا اپنے حلقہ کے سیکرٹری یا جو اس جماعت میں اس کام پر مقرر ہوا سے لکھوا کر کہتا ہے کہ وعدوں کی فہرستیں فوری ارسال کر دیں۔ تا ہماری جماعت بھی سابقون الاولون میں شامل ہو جائے۔

صوفی صاحب نے دو فہرستیں دی ہیں۔ ایک دفتر اول کے سولہویں سال کی جس کا وعدہ ۹۲۴/۶/۔ اور دوسری دفتر دوم کے سال ششم کی جس کا وعدہ معہ بعض گزشتہ سالوں کے ۶۷۷/۴ ہے۔ چھٹے سال کی فہرست میں پنڈت حلوائی محمد عبداللہ صاحب کا وعدہ ایک ماہ کی آمد ۴۰ کا ہے۔ اور چوہدری خلیل احمد صاحب کا وعدہ ۵۰ بھٹیاید آر نور احمد صاحب نے ایک صد روپیہ ماہوار مقرر کر کے وعدہ ۶۰ کا کیا۔ جو نصف ماہوار آمد سے زیادہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر دفتر دوم کے مجاہدوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ نہ صرف خود شامل ہوں۔ بلکہ خدام الاحمدیہ کا ایک ممبر بھی کسی جماعت میں ایسا نہ رہے جو تحریک جدید کے دفتر دوم کے چھٹے سال میں شامل نہ ہو جائے سوائے اس کے جو دفتر اول کے جہاد میں شریک ہو کر اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی کر رہا ہے پس دفتر دوم کے جہاد میں شمولیت کی عام شرط یہی ہے کہ کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دیکر شمولیت کی سعادت حاصل کرے۔ اور ہر ایک جگہ خدام کوشش کریں۔ کہ ان کے سب کے سب خادم تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو جائیں۔

احباب کے وعدے ذیل میں اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب سابقون الاولون میں آنے کے لئے جہاں تک جلد ممکن ہو اپنے وعدے حضور کے ربوہ کے پتہ سے پیش کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۱۳۰ روپے

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مفتی صاحب ۱

ڈاکٹر حشمت اللہ خان ۲۶۰ معہ خاندان خود

عابدہ بنت چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم معہ خاندان ۱۰۱ روپے

شیخ مبارک احمد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ۱۱۰

سید صادق علی صاحب پنشنر معہ خاندان ۱۹۱/۶

مولوی عبداللطیف صاحب معلم الواقفین ۱۵۶

چوہدری عبدالباری صاحب واقف زندگی نائب ناظر بیت المال ۵۱

قاضی عبدالرحمن صاحب معاون شخصی نظارت علیا ۵۱/۸

شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی -/۲۲

سید محمود عالم صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ معہ اہلیہ ۶۰/۸

مولوی غلام احمد صاحب معہ ہر دو اہلیہ -/۱۴۰

قاری غلام مجتبےٰ صاحب نارووال ۸۱/-/۴

ڈاکٹر عبدالقادر صاحب دفتر دوم سال ششم -/۲۵۱

چونکہ میں پچیس فی صدی اپنی آمد کا دیتا ہوں۔ اور عزیزم عبدالقادر ساڑھے سولہ فی صدی اس میں تحریک جدید کا چندہ بھی آجاتا ہے۔ لیکن اگر آپ ضروری سمجھیں۔ تو پھر ہم یکمشت یا دو تین دفعہ کر کے پہلے ہی ادا کر دیں گے۔ حضور کی وعدوں کی منظوری آنے پر جیسے آپ مشورہ دیں گے۔ انشاء اللہ عمل کریں گے۔

چوہدری محمد منصف خان صاحب سٹیشن ماسٹر ۳۳/۱

حضور کا ارشاد تو ہر وعدہ کرنے والے کے لئے یہی ہے کہ وہ وعدہ جلد سے جلد ادا کر دے۔ تا تحریک جدید کی تبلیغی سکیم ترقی کرتی جائے۔ اور شروع سال میں ادا کر کے سارا سال ثواب دینے والے ہوں۔ پس جہاں تک ہو جلد ادا فرمائیں۔

محترمہ مسعودہ معرفت ابوالقاسم خان صاحب چوہدری بگال ۱۶ روپے۔ حضور پہلے میرے ابا جان (مرحوم و مغفور چوہدری ابوالہاشم خان صاحب) ہم سب بچوں کی طرف سے دیتے رہے۔ اور پھر میری امی جان ہم سب کی طرف سے مشترکہ دیتی رہی رہی ہیں۔ گزشتہ سال دفتر اول کے پندرھویں سال کا ۱۵ روپے کا وعدہ کیا تھا۔ الحمد للہ کہ اس کی ادائیگی کا سامان اللہ تعالےٰ نے غیب سے فرمایا۔ حالانکہ میں بالکل تہی دست تھی۔ اب اس سال بھی اسی ذات پاک کے فضل و احسان پر بھروسہ کر کے وعدہ پیش حضور کر رہی ہوں۔

جمعدار محمد یعقوب صاحب پشاور -/۳۵

" " اہل و عیال دفتر دوم سال ششم -/۳۲

میاں محمد ابراہیم صاحب غالب درویش قادیان -/۴۳

تحریک جدید کے پندرھویں سال کا میرا وعدہ ۴۲ روپے کا تھا۔ جو کہ قسط وار اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ادا ہو چکا ہے۔ یہ اسی کا احسان ہے۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے غیب سے ہی سامان فرما دیتا ہے۔ سولہویں سال کا وعدہ پیش کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے وہ اس کے ادا کرنے کے سامان پیدا فرما دے۔

قریشی عبدالرشید صاحب نائب وکیل المال -/۱۷

میاں غلام محمد صاحب اختر -/۶۵۵

" بچوں کی طرف سے ۴۰

سید عبدالباسط صاحب کلرک دفتر خدام الاحمدیہ -/۴۵

مولوی سلطان احمد صاحب واقف زود نویس معہ والدہ صاحبہ -/۴۱

اہلیہ صاحبہ دفتر دوم سال ششم -/۶

صوفی رحیم بخش صاحب چک لالہ ۶۱/۰

" کریم بخش صاحب لاہور معہ اہلیہ صاحبہ -/۱۵

" خدا بخش صاحب زیروی واقف زندگی معہ اہل و عیال ۶۳/۴

حافظ سید بشیر احمد صاحب چک ۱۱۶ جنوبی ۱/۸

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ سیرۃ النبی بروز اتوار ۴ دسمبر گیارہ بجے سے لے کر ایک بجے تک وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں زیر صدارت جناب مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری سینئر ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ پاکستان منعقد ہو گا جس میں آقائے دو جہاں سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقاریر ہونگی۔ ہر مذہب و ملت کے اصحاب سے شمولیت کے لئے التماس ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے؛

روزنامہ الفضل — لاہور
۱۴ر دسمبر ۱۹۴۹ء

کونسی سیاسی جماعت؟

ایک زمانہ تھا۔ کہ مسلم لیگ ایک معطل جماعت سمجھی جاتی تھی۔ جس کا فقط اتنا کام تھا۔ کہ کبھی کبھار جلسہ کرکے کچھ تقریریں کرلیں۔ اور کچھ ریزولیوشن پاس کر لئے۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ جس اصول پر مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ وہ اس زمانہ میں محدود الاثر اور مبہم سا تھا۔ اس کے خلاف کانگرس کو ایک وطنی جماعت سمجھا جاتا تھا۔ جو ہندوستان کی آزادی کے لئے کشمکش کر رہی تھی۔ اور مسلمانوں میں بھی جو لوگ آزادی وطن کا جذبہ لے کر اٹھتا تھا۔ پہلے اسی طرف رخ کرتا تھا۔ اور مسلم لیگ کو محض ایک ایسی فرقہ وارانہ جماعت سمجھتا تھا۔ جس کو انگریز نے ہندو مسلم سوال کی پرورش کے لئے کھڑا کیا تھا۔ لیکن جو مسلمان وطنی آزادی کے خیال سے کانگرس میں جاتا۔ وہ کچھ دن کے بعد محسوس کرنے لگتا۔ کہ وہ اپنے صحیح ماحول میں نہیں ہے۔ علی برادران سے لیکر مولانا حسرت موہانی تک اور قائداعظم محمد علی جناح سے لیکر میاں افتخار الدین تک آخر اسی احساس کی وجہ سے کانگرس سے بدظن ہوئے۔ اور ان کے لئے سوا اس کے اور کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جاتے۔ اور انگریز اور کانگرس کے مقابلہ میں ایک تیسری طاقت کا محاذ قائم کرتے۔

مسلم لیگ کو ایک عوامی موثر جماعت بنانے کے لئے لازمی تھا۔ کہ اس کو مسلمانوں کے باہمی اعتقادی فرقہ وارانہ تنازعات سے پاک رکھا جاتا۔ اس لئے یہ اصول بنایا گیا۔ کہ ہر اعتقاد کا مسلمان اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ یہ ایک سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی جماعت ہے۔ نہ کہ کسی مخصوص اعتقادی لحاظ سے۔ اس جماعت کو اعتقادی اختلافات سے کوئی تعلق نہیں۔ خواہ وہ اختلافات کتنے بھی وسیع ہوں۔ اس وقت تو ان تمام لوگوں کے اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ جن کے ساتھ دوسرے لوگ انہیں محض مسلمان سمجھ کر خاص سلوک روا رکھتے ہیں۔

مسلمانوں میں اعتقادی اختلافات کی بناء پر بہت سی جماعتیں ہیں۔ اور ان کے باہمی تنازعات اتنا طول کھینچ چکے ہوئے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کو کافر مرتد اور قطعاً بیرون اسلام سمجھتے ہیں۔ قائداعظم مرحوم نے ان اعتقادی اختلافات کو مسلم لیگ سے بالکل خارج کر دیا۔ اور محض مسلمان کی سیاسی تعریف کے پیش نظر ہر مسلمان کو اس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے سوا کامیابی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ بعض مسلمان کہلانے والوں نے اپنی ذاتی اغراض کے پیش نظر اس اتحاد میں رخنہ اندازی کی کوشش کی۔ اور مسلمان عوام کو اعتقادی اختلافات کے تنازعات پیدا کر کے منزل مقصود سے بھٹکانے کی کوشش کی۔

ان خود غرض لوگوں میں سے احراریوں نے تو پاکستان کی جنگ میں کھلم کھلا مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ اور ناجائز سے ناجائز حرکت کے مرتکب ہوئے۔ دراصل پاکستان کی جنگ ان کے لئے روزگار کی فراخی کا سوال تھا۔ مدت کی کساد بازاری کے بعد ان کے دن پھرے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ اور اپنی گلے بازی کا پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ ایک دوسری جماعت جو اپنے آپ کو اسلامی جماعت کہتی ہے۔ اس نے مخالفت کی ذرا باریک تر راہ اختیار کی۔ جہاں احراری علے الاعلان قائداعظم مرحوم تک کو برا بھلا کہتے سے نہیں چوکتے تھے۔ وہاں اس جماعت نے مذہب کی آڑ لیکر مسلم لیگ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور کہا۔ کہ یہ قومی کشمکش ہے۔ اسلامی نہیں۔ اس لئے ہم اس میں حصہ نہیں لیتے۔ چنانچہ مودودی صاحب نے جو اس جماعت کے لیڈر ہیں۔ اپنے پیروؤں کو ان انتخابات میں حصہ لینے سے روک دیا۔ جن انتخابات کی کامیابی پر پاکستان کی ہستی کا انحصار تھا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے مفاد کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی۔

اب لطف یہ ہے۔ کہ ان باغی جماعتوں کی حرکات مذبوحی کے علی الرغم جب پاکستان وجود میں آگیا۔ تو یہی دونوں جماعتیں پاکستان کی بلاشرکت غیرے واحد مالک ہونے کی دعویدار بن گئیں۔ اور یہ کہہ کر پاکستان ہمارا ہے ہم ہی اس کے وارث اور ہم ہی اس کے سب سے بڑے خیر خواہ ہیں۔ مسلم لیگ کو اندر اور باہر دونوں طریقوں سے حملہ کر کے تباہ کرنے کے درپے ہو گئیں۔ اور اس اصول کے مطابق کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ دونوں نے مسلم لیگ کے خلاف متحدہ محاذ بنا لیا۔ اور اکٹھے جلسے کرنے اور اکٹھے ہی ایسے مطالبات کرنے شروع کر دیئے۔ کہ جن سے حکومت کے مسلم لیگی ارباب حل و عقد گھبرا کر بے دست و پا ہو جائیں۔ اور ملک میں انتشار اور انارکی پھیل جائے۔

مزید لطف یہ ہے کہ دونوں جماعتوں نے اپنی اپنی ساخت اور قطع کا دیندارانہ لباس زیب تن کر رکھا ہے۔ احراری تو اب یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے سیاست سے توبہ کرلی ہے۔ اور خالص تبلیغی جماعت بن گئے ہیں۔ اسلامی جماعت والے سیاست سے تائب تو نہیں ہوئے۔ مگر صالح قیادت کا ڈھونگ رچا رہے ہیں۔ حالانکہ دونوں جماعتیں زبان حال سے پکار پکار کر اعلان کر رہی ہیں۔ ع

نہفتہ کافرم و بت در آستین دارم

اور دونوں ارتجالاً ایسی حرکات کی مرتکب ہوجاتی ہیں۔ کہ سب جان جاتے ہیں کہ شیر کی کھال میں کون براجمان ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دونوں دوسروں کو بے وقوف بنانے کی کوشش کئے چلی جاتی ہیں۔ حالانکہ وہ کسی کو بیوقوف نہیں بنا رہیں۔ مگر اپنے آپکو۔

حق کی بات تو یہ ہے۔ کہ پاکستان ہی نہیں بلکہ اب بھی سارے اسلامی عالم میں مسلمانوں کی صرف وہی سیاسی جماعت کامیاب ہو سکتی ہے۔ جس کا نام خواہ کچھ بھی ہو۔ مگر جو قائداعظم کی مسلم لیگ کی طرح تمام فرقوں کے مسلمانوں کو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کر سکے۔ اور اغیار کے مقابلہ میں سیاسی متحدہ محاذ بنانے کے لئے تمام فرق اسلام کے ساتھ مسلمان کی سیاسی تعریف کے مطابق سلوک کرے۔ اس کے خلاف جو جماعت بھی اپنے خاص ذاتی اعتقادات کو دوسروں پر بزور ٹھونسنے کا مقصد لیکر کھڑی ہو گی۔ خواہ وہ کتنا بھی متقیانہ لباس پہن کر آئے۔ یقیناً منہ کی کھائے گی۔

یہ تو ہے ایماندارانہ بات۔ باقی رہی دینداری اور اسلامی اصولوں کی پابندی۔ تو یہ کسی کی ذاتی میراث نہیں ہے۔ اور نہ یہ اوپر سے ٹھونسنے سے عوام میں پیدا کی جا سکتی ہے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں ہمیشہ اپنے آپ کو حکومتوں کے اتار چڑھاؤ سے علیحدہ رکھتی ہیں۔ وہ دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح نمودار نہیں ہوتیں۔ اور نہ ان کا حریف بنتی ہیں۔ وہ اپنی برتری کے لئے عوام کے جذبات سے نہیں کھیلتیں۔ بلکہ عوام اور خواص دونوں کے جذبات کو اپنی نیکی اور تقویٰ سے متاثر کرتی ہیں۔ صالحین کی جماعتیں سیاسی تحریکیں نہیں چلاتیں۔ وہ حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے جوڑ توڑ نہیں کرتیں۔ اور نہ اپنے حریفوں کو حکومت کی طاقت سے مٹانے کی کوشش کرتی ہیں۔ بلکہ وہ اپنے لائحہ عمل کی ذاتی خوبیوں پر انحصار رکھتی ہیں۔ وہ اپنے سے اختلافی اعتقاد رکھنے والوں کو حکومت سے اقلیت قرار دلا کر اپنے اصولوں کی بے بسی پر مہر تصدیق ثبت نہیں کرتیں۔

اس لئے احراری یا اسلامی جماعت والے خواہ کتنا ہی دینداری کا لباس پہن کر آئیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انہوں نے جو طریق اختیار کئے ہیں۔ وہ صالحین کی جماعت کے طریق نہیں ہیں۔ ان کا حشر وہی ہوگا۔ جو ایسی غلط جماعتوں کا ہوتا رہا ہے۔ بے شک کچھ دنوں تک وہ شور و غوغا مچا سکتے ہیں۔ فتنہ و فساد برپا کر سکتے ہیں۔ اتنی کامیابی تکوینی قوانین کے ماتحت تو ایسی جماعتوں کو ضرور ہو جاتی ہے۔ لیکن آخر اللہ تعالےٰ کے وہ اصول جو اس نے اپنی خاص جماعتوں کی ترقی کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ان کو اپنی چکی میں پیس کر رکھ دیتے ہیں۔ اسلام کی تقریباً چودہ سو سالہ تاریخ میں ایسی مثالیں بہت ملتی ہیں۔ کہ بعض برخود غلط لوگوں نے اپنی مجتہدانہ شان قائم کرنے کے لئے ایجاد بندہ قسم کی جماعتیں بنائیں۔ لیکن کچھ دن فروغ پاکر وہ نسیاً منسیاً ہو گئیں۔ اسلامی جماعت وہی کامیاب ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے حکم سے اور اس سے الہام پاکر کھڑی ہوتی ہے۔ جو دنیاوی اقتدار کو نہیں بلکہ قرب الٰہی اور تعلق باللہ کو اپنا مطمح المقصود بناتی ہے۔

اس وقت واقعی مسلمانوں کے تمام فرق پر ایک مشترکہ سیاسی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ دنیا کی اقوام میں مسلمانوں کی حیثیت باوجود تعداد کی بہتات کے نہایت پست ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایسی مشترکہ مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام اسلامی فرق اپنے اپنے مخصوص اعتقادات کو قائم رکھتے ہوئے ایک مشترکہ محاذ قائم کریں۔ اس لئے اس وقت کوئی ایسی جماعت جو فرقہ وارانہ سوال اٹھاتی ہے۔ اور مسلمانوں کو اعتقادی جنگ میں مصروف کرکے ان کو اصل مقصد سے پرے ہٹاتی ہے۔ وہ یقیناً نہ صرف مسلمانان پاکستان کی ہی دشمن ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی دشمن ہے۔ اس لئے جو بھی جماعت اپنے مخصوص اعتقادات کے مطابق سیاسی جوڑ توڑ کرتی ہے۔ اور تمام فرق کے مسلمانوں کے مشترکہ مسئلہ کو فراموش کر دینے پر اکساتی ہے۔ خواہ وہ اپنی صالحیت کتنی بھی جتاتی ہو۔ حقیقی طور پر تمام عالم اسلام کی اب بھی اسی طرح معاند ہے۔ جس طرح وہ پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے اسکی معاند تھی۔ پاکستان مسلمانوں کے تمام فرق کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ سوائے ان کے جنہوں نے خاص طور پر اس کے مخالف عناصر کا ساتھ دیا۔ اس لئے اب بھی ایک ایسی مشترکہ جماعت جیسی کہ مسلم لیگ ہے۔ پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے ضروری ہے۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ پاکستان بننے سے پہلے ذاتی اغراض کی وجہ سے پاکستان کے دشمن بن گئے تھے۔ وہی اب بھی پاکستان کے قیام و استحکام میں مخل ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ وارث شاہ نے بھی کہا ہے۔ ع

وارث شاہ نہ وادیاں جاندیاں نیں بھاویں کٹیے پوریاں پوریاں جی

درخواست دعا

مولوی عبدالرحمٰن صاحب سخت بیمار ہیں۔ چند ایام سے تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ تمام جسم خاصکر پیٹ میں بہت ورم ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

یقین

(از مکرم عبدالحمید خانصاحب شوق لاہور)

یقین ایمان ہی کا دوسرا نام ہے۔ دین ہو یا دنیا۔ کوئی کام بغیر یقین کے انجام تک نہیں پہنچ سکتا۔ خدا تعالےٰ کے نبی جب دنیا میں تشریف لاتے ہیں تو وہ بالعموم یتیم۔ غریب عاجز اور اکیلے ہوتے ہیں ان کے ساتھ نہ تو دنیاوی شان و شوکت ہوتی ہے اور نہ طاقت اور جتھا۔ مگر وہ ایک پختہ یقین کے ساتھ اپنے مشن کی کامیابی کے لئے کمر ہمت باندھ کر دنیا کے علی الرغم جنگ شروع کر دیتے ہیں۔ ایک رسہ کشی ہوتی ہے جس میں ایک طرف تمام دنیا اور اس کی شان و شوکت دولت و ثروت اور جتھے بندی ہوتی ہے اور دوسری طرف صرف ایک خدا کا بندہ جو بظاہر کسی لحاظ سے بھی دنیاداروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ ایک گمنام بستی اور غریب گھرانے میں ظاہر ہوتا ہے۔ بیگانے تو بیگانے یگانے بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ مگر آخرکار وہی نحیف و نزار انسان بازی جیت جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء جس یقین اور معرفت کے ساتھ دنیا کی طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزمائی کرتے ہیں۔ دیگر لوگوں کو ان کے مقابلہ میں اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں ہوتا۔ وہ چونکہ خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور ہر وقت ان کے پیش نظر وہ قادر اور توانا ہستی ہوتی ہے جو انہیں برملا کہہ رہی ہوتی ہے کہ ہاں بڑھتے چلو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں ؎

مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے اک میرا معین
تیغ کو کھینچے ہوئے اس پہ جو کرتا ہے وہ وار
دشمن غافل اگر دیکھے وہ بازو وہ سلاح
ہوش ہو جائیں خطا اور بھول جائے سب نقار

اس لئے ان کے پائے ثبات میں کسی قسم کی لغزش نہیں آتی اور وہ زمین پر یوں جم جاتے ہیں جیسے لکڑی کے تختہ پر فولادی میخ۔ زمین ہل سکتی ہے آسمان جنبش کر سکتا ہے مگر وہ ادھر ادھر نہیں ہو سکتے۔ وہ بے دھڑک کلمۂ حق کہے چلے جاتے ہیں۔ دنیا والے اپنی نادانی اور حماقت کی وجہ سے ان پر طرح طرح کے حملے کرتے ہیں۔ انہیں جان سے مار ڈالنے کے منصوبے سوچتے ہیں اور ع

شیر سیدھا تیرتا ہے وقت رفتن آب میں

کی مثل بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ کسی کی گالیوں کی کسی کی قتل کی دھمکیوں کی اور کسی کے حملوں کی انہیں ذرہ پرواہ نہیں ہوتی۔

اسی یقین کو وہ اپنے پیروؤں میں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور حق یہ ہے کہ وہی بے یقین انسان جو کچھ عرصہ پہلے خدا سے باغی ہوئے پھرتے ہیں نبی پر ایمان لانے کے بعد یقین اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہو جاتے ہیں اور وہ اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں یا نادان ان کا بائیکاٹ کرتے ہیں انہیں دیوانے اور پاگل کہتے ہیں۔ انہیں گندی گالیاں دی جاتی ہیں اور مارا پیٹا جاتا ہے۔ ان کی بیویاں ان سے چھین لی جاتی ہیں۔ انہیں بچوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ غرض ان پر زندگی وبال کر دی جاتی ہے مگر وہ خدا کے بندے ان تمام تکالیف کا مقابلہ کرتے دن رات صبر اور تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں اور آخرکار دنیا ان کے قدموں تلے آہی جاتی ہے۔

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور جاں نثاروں کو اپنی جانیں قربان کرنے اور کفار کی بے پناہ تکالیف برداشت کرنے کی کس نے ہمت دی۔ اسی یقین اور ایمان نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں پیدا کر دیا تھا۔ مدینے کی گلیوں میں شراب کے مٹکے کس نے بہائے۔ اسی یقین اور معرفت نے جو حضور صلعم نے ان میں پیدا کر دی تھی

اس زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ماموریت کا دعویٰ پیش کیا۔ دنیا نے ان کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی۔ سکھ غرضیکہ سب نے دکھ دینے میں کمی نہیں کی۔ مغلظات سے ملفوف بھیجے۔ بائیکاٹ کئے۔ قتل کے مقدمات دائر کئے۔ کفر کے فتوے لگائے اور آپ کو واجب القتل ٹھہرایا گیا۔ اور اسی طرح آپ کے ماننے والوں کو بھی گردن زدنی قرار دیا گیا۔ انہیں اسلام سے خارج کرنے کوشش کی گئی۔ مگر کیا اسی طرح خدا کا پیامبر اپنے مفوضہ کام سے رک گیا۔ یا اس پر ایمان لانے والے اسے چھوڑ گئے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود یقین اور ایمان کے پہاڑ پر قائم تھا۔ اس نے مومنین کو بھی اسی پہاڑ پر قائم کر دیا۔ اور ببانگ دہل اعلان کیا۔

"اے خدا کے طالب بندو کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے۔ جو تم سے گناہ ترک کرا سکے کیا مریم کا بیٹا عیسےٰ علیہ السلام ایسا ہے۔ کہ اس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا۔ اے عیسائیو! ایسا جھوٹ مت بولو۔ جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ یسوع خود اپنی نجات کے لئے یقین کا محتاج تھا اور اس نے یقین کیا۔ اور نجات پائی۔ افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے۔ حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ میں غرق ہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ ان کا کون خدا ہے۔ بلکہ زندگی تو غفلت آمیز ہے شراب کی مستی ان کے دماغ میں ہے۔ مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اترتی ہے۔ اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اور جو زندگی خدا کے ساتھ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہیں۔ وہ اس سے بے نصیب ہیں۔ پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہی خدا کو دیکھ پائیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اسکے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونو جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو۔ جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو۔ جس جگہ کسی کوہ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے۔ جیساکہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اسکے مقابل پر تم نافرمانی کرکے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق و صفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔ اے لوگو! جو حق کی راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو۔ تم یقین سمجھو۔ کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے۔ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے۔ جو اٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو۔ کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے۔ اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں۔ اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے۔ اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے۔ وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا۔ وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی دلائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا۔ وہ اب بھی ہے اور اسکی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں اور اسکا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں قصوں پر راضی ہوتے ہو۔ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے۔ جس کے معجزات صرف قصے ہیں۔ جسکی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے۔ جس پر خدا نازل نہیں ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔

جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر ان کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے۔ تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور اس کا حسن اُن کو ایسا مست کر دیتا ہے۔ کہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے۔ جب کہ وہ خدا اور اُس کے اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بے باکی کی جڑ بے خبری ہے۔ جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے۔ وہ بے باک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے۔ کہ ایک پر زور سیلاب نے اُس کے گھر کی طرف رخ کیا ہے۔ اور یا اُس کے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے۔ اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے۔ تو وہ اُس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا پر یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو۔ اور خدا کے اس قانون کو دیکھو۔ جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو۔ جو نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو۔ جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے۔ اور تم اُس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ۔ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے۔ کہ خود پاک ہو جائے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو۔ تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن جب تم نماز پڑھو۔ تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے۔ اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔" کشتی نوح صفحہ ۸۳ تا ۸۷

"سو خدا سے مت لڑو۔ خدا سے لڑنا بیوقوفی ہے۔ اس سے پہلے جب خدا نے آدم کو خلیفہ بنانا چاہا۔ تو فرشتوں نے روکا۔ مگر کیا خدا اُن کے قول سے رُک گیا۔ اب خدا نے دوسرا آدم پیدا کرنے کے وقت فرمایا۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم یعنی میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں۔ پس میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ اب بتلاؤ کہ کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو۔ پس کیوں تم ظنی باتوں کا خس و خاشاک پیش کرتے ہو۔ اور یقین کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ امتحان میں مت پڑو۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ خدا کے ارادہ کو روکنے والا کوئی نہیں۔ اس قسم کی لڑائیاں تقویٰ کا طریق نہیں۔" صفحہ ۱۱

"وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ اور وفادار بندوں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے۔ اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو اُن کا دوست ہے۔ ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے۔ جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔ جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے ہیں۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا۔ کہ دنیا کا وہی خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے۔ جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دعا کرو۔ تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو۔ جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں۔ ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں۔ اور اُس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ ان کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو۔ تو تجھے لازم ہے کہ یقین رکھے۔ کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دعا منظور ہو گی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔ جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو۔ اور خود کیونکر اُس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں۔ دعا کرنے کا حوصلہ پڑے۔ جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ خدا ہے۔ جس نے بے شمار ستاروں (باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

قرضوں کی ادائیگی کے متعلق

ایک ضروری اعلان

(رقمفرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد کو آئندہ قرض صرف صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کی معرفت دیا جائے۔ لیکن قرض سے مراد اس جگہ یہ روپیہ ہے۔ یا تجارتی اجناس ہیں جو تجارتی اغراض سے دی جاتی ہیں (قرض سے مراد یہ نہیں جیسے کوئی گھر کے روزمرہ اخراجات کے لئے سبزی۔ ترکاری یا گوشت وغیرہ چند گھنٹوں یا چند دنوں کے لئے اُدھار لے لیتا ہے)

اگر کوئی دوست اس اعلان کے باوجود ان کو قرض دیں گے۔ تو سلسلہ ایسے قرض کی وصولی میں کسی قسم کی امداد قرض خواہ کو نہیں دے گا۔ نہ اخلاقی نہ عملی اور قضاء میں ایسے مقدمات نہیں سنے جائیں گے۔ نہ امور عامہ ایسے قرضوں کی وصولی کے متعلق کوئی کارروائی کرے گا۔ اور نہ خلیفہ وقت ایسی شکائتوں کی طرف کوئی توجہ کرے گا۔ ایسے شخص کو خود قرضدار سے معاملہ کرنا ہو گا یا سرکاری عدالت سے فیصلہ طلب کرنا ہو گا۔

یہ اعلان آئندہ قرضوں کے متعلق ہے۔ جو قرض کوئی احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے کسی فرد کو اس سے پہلے دے چکا ہو اسے چاہیئے۔ کہ تین ماہ کے اندر اندر قضاء میں بذریعہ ڈاک رجسٹری یا دستی بافتہ رسید اپنا مطالبہ پیش کر دے۔ اگر درخواست کنندہ کا مطالبہ یہ ہوا کہ اس کے قرض کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ اس کا روپیہ واپس دلایا جائے۔ تو قضاء اس پر غور کرے گی۔ اور اگر اس کی درخواست یہ ہوئی کہ ابھی مدت ختم نہیں ہوئی۔ میرے دعویٰ کو رجسٹر کر لیا جائے تاکہ اگر مدت کے ختم ہونے پر میرا روپیہ ادا نہ ہوا۔ تو میں قضاء میں نالش کر سکوں۔ تو ایسے شخص کے دعوے کو رجسٹر کر لیا جائے گا۔ اور مناسب وقت پر اگر دعوےٰ کیا گیا تو قضاء اس دعوے کو سنے گی۔ لیکن سرکاری عدالت یا قضاء کے سوا اور کوئی راستہ بھی ان لوگوں کے لئے کھلا نہیں۔

جو لوگ ایسے امور میں مجھے خط لکھتے ہیں۔ ان پر میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ نہ میں نے کسی کو قرض دلوایا ہے۔ اور نہ میں اس کا ذمہ وار ہوں۔ میں کسی ایسی شکائیت پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایسی شکائتوں کے ازالہ کے دو ہی طریق ہیں۔ یا تو اوپر کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق قضاء سے فیصلہ چاہنا یا سرکاری عدالت سے فیصلہ کروانا۔

میں اپنی اولاد کے متعلق ایک استثنا کر دینا چاہتا ہوں۔ چونکہ اولاد باپ کی وارث ہوتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر میری اولاد میں سے کسی نے کوئی ایسا قرضہ لیا ہو۔ تو مجھے کوشش کرنی چاہیئے کہ اس اولاد کے ورثے میں سے اگر کوئی ہو تو ایسا قرضہ ادا کرنے کی کوشش کروں۔ گو شرعاً اور قانوناً یہ مجھ پر واجب نہیں۔ لیکن میں اخلاقی طور پر اس حد تک کہ میرے قرضخواہوں کو نقصان نہ پہنچے۔ یا میری دوسری اولاد کو نقصان نہ پہنچے۔ کوشش کروں گا کہ میری مقروض اولاد کے قرضے میرے قرضوں کی ادائیگی کے بعد اگر کوئی جائداد بچے تو قرضدار بیٹے کے حصہ کی حد تک اس کا قرضہ ادا کر کے اسے ورثہ سے محروم کر دوں۔ پس جن لوگوں نے مرزا ناصر احمد مرزا مبارک احمد۔ مرزا منور احمد کو کوئی قرضہ دیا ہو۔ تو وہ علاوہ قضاء کو اطلاع دینے کے مجھے بھی اطلاع دیں۔ تا کہ میں ذاتی طور پر بھی ان قرضوں کی ادائیگی کی کوشش کروں۔

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

تحریک تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

فہرست وعدہ جات برائے تعمیر مسجد ربوہ مشرقی پاکستان

مولوی علی قاسم خان صاحب جماعت احمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان ۱۰/-/-
والد صاحب مرحوم علی قاسم صاحب 〃 ۱۰/-/-
والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 ۱۰/-/-
ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 ۱۰/-/-
علامہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم 〃 ۱۰/-/-
والد صاحب مرحوم 〃 〃 ۱۰/-/-
والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 ۱۰/-/-
دادا صاحب مرحوم 〃 〃 ۱۰/-/-
بچگان 〃 〃 ۱۰/-/-
چوہدری مظفر الدین صاحب از مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم 〃 ۵/-/-
چوہدری مظفر الدین صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان ۶/-/-
〃 منصور احمد صاحب 〃 〃 ۱/-/-
〃 منیر احمد صاحب 〃 ۱/-/-
دولت احمد خاں صاحب خادم 〃 〃 ۵/-/-
M.A.T چوہدری صلاح الدین صاحب 〃 〃 ۵/-/-
پسران 〃 〃 ۵/-/-
میجر محمد احمد صاحب سعید 〃 ۱۰۰/-/-
دختر 〃 ۲۵/-/-
عنایت الرحمٰن بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ
اہلیہ مولوی علی قاسم صاحب ۱۰/-/-
رشیدہ بیگم فرحت اہلیہ ایم. ڈی صاحب 〃 ۵/-/-
سعیدہ بیگم صاحبہ 〃 ۱/-/-
اہلیہ حافظ ایم. اے صاحب 〃 ۱۰/-/-
〃 قمر الدین خاں صاحب 〃 ۵/-/-
〃 جی. ایس صاحب خادم 〃 ۱/-/-
〃 ایس. ڈی چوہدری صاحب 〃 ۵/-/-
مجیدہ بیگم صاحبہ 〃 ۱/-/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد احمد صاحب 〃 ۲۵/-/-
مولوی مصلح الدین صاحب جماعت احمدیہ چٹاگانگ
معہ اہل وعیال والدین ۲۵/-/-
ڈاکٹر الیف رشید صاحب جماعت احمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان ۱۰/-/-
کمال مصطفٰے صاحب 〃 ۲/-/-
محمد عبد الحفیظ صاحب 〃 ۱۰۰/-/-
حاکم شاہ وعبد الباری صاحبان 〃 ۲/-/-
والدہ فضل کریم صاحب 〃 ۵/-/-
مرزا علی اخاند صاحب 〃 ۵/-/-
صدیق الرحمٰن صاحب خادم 〃 ۱۰/-/-
مولوی مجیب اللہ صاحب 〃 ۲/-/-
حافظ محمد اختر صاحب 〃 ۵/-/-
چوہدری احسان اللہ صاحب 〃 ۵/-/-
〃 عبد اللطیف صاحب 〃 ۲/-/-
حبیب الرحمٰن صاحب خادم 〃 ۱/-/-
امین الرحمٰن محمد یوسف صاحب 〃 ۲/-/-

مجیب الرحمٰن صاحب بشیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان ۲/-/-
ضیاء الحق صاحب مع اہل وعیال 〃 ۵/-/-
میجر سید فضل احمد صاحب 〃 ۵۰/-/-
خلیل احمد صاحب انجنیئرنگ کالج 〃 ۱۰/-/-
مولوی اے. ٹی. ایم صاحب عابد مع اہل وعیال چٹاگانگ ۱۰/-/-
〃 علی اکبر خاں صاحب 〃 〃 ۷/-/-
سید شمس الھدیٰ صاحب 〃 〃 ۴/-/-
چوہدری عبد المتین صاحب 〃 ۱/-/-
سید محمد نور صاحب مع والدہ صاحبہ مرحوم 〃 ۱/-/-
مولوی لطیف اللہ صاحب 〃 ۱۰/-/-
〃 مولوی عبد الوحید صاحب معہ والدین 〃 ۱/-/-
عبد الظہور صاحب 〃 ۲/-/-
عبد الطارق صاحب 〃 ۵/-/-
مولوی قریشی محمد لطیف صاحب 〃 ۱۰۰/-/-
مرزا مسعود احمد صاحب 〃 ۵/-/-
لطافت علی صاحب 〃 ۲/-/-
لوبی میاں صاحب 〃 ۲/-/-
غلام احمد صاحب کارڈنگ افیسر 〃 ۳۰/-/-
مقبول احمد خاں صاحب 〃 ۵/-/-
کیپٹن کے. احمد صاحب. ڈھاکہ 〃 ۱۵۱/-/-
دختر 〃 〃 ۵/-/-
ڈاکٹر چوہدری عبد الصمد صاحب 〃 ۱۰/-/-
اہلیہ مقبول احمد صاحب 〃 ۱/-/-
اہلیہ صاحبہ کے احمد صاحب لیڈی ڈاکٹر 〃 ۵۰/-/-
〃 چوہدری عبد الصمد صاحب 〃 ۵/-/-
سیدہ سلیم اختر خاتون میمن سنگھ ڈھاکہ ۱۰/-/-
مولوی محمد علی صاحب انور 〃 ۱۵/-/-
احمد صادق صاحب ۵/-/-
کے. ایس مولوی مبارک علی صاحب بوگرا ۱۵/-/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۵/-/-
پسر صاحب 〃 〃 ۳/-/-
رقیہ خاتون صاحبہ دختر 〃 ۲/-/-
واحد علی صاحب 〃 ۲۰/-/-
امینہ خاتون صاحبہ اہلیہ واحد علی صاحب 〃 ۵/-/-
مسٹر الطاف حسین صاحب 〃 ۱۰/-/-
عبد الستار سپرگرا مشرقی پاکستان ۱/-/-
چوہدری عبد الاعظم خاں صاحب 〃 ۱/-/-
شیخ مظفر الدین صاحب 〃 ۵۰/-
مولوی سید اعجاز احمد صاحب 〃 ۵/-/-
مولوی محمد یوسف علی صاحب چٹاگانگ مشرقی پاکستان ۱۰/-/-
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد یوسف علی صاحب 〃 ۲/-/-
ہمشیرہ وبرادران 〃 〃 ۳/-/-
سید خواجہ احمد صاحب 〃 〃 ۱۰/-/-

غلام احمد صاحب معہ اہلیہ وبرادران چٹاگانگ مشرقی پاکستان ۲۰/-
مولوی عزیز احمد صاحب معہ والدین 〃 ۱۵/-/-
بذل الرحمٰن صاحب 〃 ۵/-
منشی غلام الرحمٰن صاحب 〃 ۱/-/-
ماسٹر احمد الرحمٰن صاحب 〃 ۱/-/-
سید محمد نور صاحب 〃 ۱/-/-
خادم غلام موسٰے صاحب 〃 ۵/-/-
ڈاکٹر محمد موسٰے صاحب 〃 ۱۰/-/-
حسنہ خاتون بیگم صاحبہ 〃 ۵/-/-
مولوی محمد صاحب معہ اہل وعیال 〃 ۱۲/-/-
〃 میر حبیب علی صاحب 〃 ۱۰/-/-
〃 زینت علی صاحب 〃 ۲/-/-

(نظارت بیت المال)

پاکستانی روپیہ اور پٹ سن کی قیمت

پاکستان نے اپنے روپے کی قیمت برقرار رکھ کر دنیا کے سامنے اپنی اقتصادی مضبوطی کا سب سے بڑا ثبوت پیش کر دیا۔ جس کا عالمگیر اعتراف بھی کیا جا رہا ہے۔ مگر ہندوستان اس کے اس فیصلہ پر بہت چراغ پا ہوا اور اس نے ایسے طریقے اختیار کئے کہ ہم اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کر کے اس کی طرح اپنے روپیہ کی قیمت گھٹانے پر مجبور ہو جائیں۔ ان معاندانہ تدابیر میں ایک تدبیر یہ بھی تھی کہ اس نے خام پٹ سن خریدنے کی ایک نہایتی قیمت مقرر کر دی تاکہ ہندوستان میں اس سے زیادہ قیمت پر ہمارا پٹ سن فروخت نہ ہو سکے۔ اس وجہ سے پاکستانی پٹ سن کی قیمتیں گرنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا

حفاظتی تدابیر

حکومت پاکستان نے پٹ سن کے کاشتکاروں کو ہندوستان کے اس اقتصادی وار سے محفوظ رکھنے کے لئے تین اہم اقدام کئے

(۱) پٹ سن کی کم سے کم قیمت معین کر دی

(۲) اعلان کر دیا کہ پٹ سن کے برآمدی تاجروں اور گانٹھیں باندھنے والوں کے پاس فروخت سے جتنا بھی پٹ سن بچا رہے گا۔ اسے اس قیمت پر خود حکومت خرید لے گی

(۳) ڈالر والے ملکوں کو برآمد ہونے والے پٹ سن پر سے محصول برآمد اٹھا لیا۔

ان تینوں اقدامات کا حسب دلخواہ نتیجہ نکلا۔ یعنی پٹ سن کی قیمت گرنا بند ہو گئی اور پٹ سن کے تاجروں اور کاشتکاروں میں جو افسردگی اور بد دلی پیدا ہو رہی تھی۔ وہ دور ہونے لگی۔ ادھر یورپ کے اکثر ممالک سے پٹ سن خریدنے کی پیشکشیں آنے لگیں اور پاکستان کے سنہرے ریشہ کی تجارت کا مستقبل پھر روشن نظر آنے لگا۔

روپے کی قیمت برقرار رہنے کے اثرات

مشرقی بنگال میں یہ پروپیگنڈا بھی بڑے زور شور سے کیا گیا۔ کہ حکومت پاکستان نے پٹ سن کی جو کم سے کم قیمت معین کی ہے اس سے کاشتکاروں کی اقتصادی حالت پر برا اثر پڑے گا۔ مگر یہ پروپیگنڈا کرنے والے بھی اس حقیقت کو جھٹلا یا چھپا نہیں سکتے۔ کہ کہ پاکستان کے روپے کی قیمت کم نہ ہونے کی وجہ سے ضروریات زندگی کی قیمتیں بہت کچھ کم ہو جائیں گی۔ یعنی باہر سے جتنی چیزیں پہلے ۱۴۴ روپیہ کی آتی تھیں وہ اب ۱۰۰ روپیہ میں آئیں گی۔ اس طرح یہ چیزیں سستی ہو جائیں گی۔ مصارف زندگی میں کمی ہو جائے گی۔ غلہ کی قیمت بھی گر جائے گی اور عوام الناس کی زندگی میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

احمدی تجار صنعتی نمائش میں حصہ لیں

رتن باغ کے مقابل میں میکلوڈ روڈ اور جودھامل روڈ کے درمیانی خطہ میں ایک صنعتی تجارتی نمائش ۱۵ جنوری سے منعقد ہو رہی ہے۔ احمدی تجار کے لئے بڑا عمدہ موقع ہے۔ اپنی مصنوعات اور تجارتی سامان کا اس نمائش میں exhibit کرنے کا۔

۱۰×۱۰ کی ایک دکان -/۲۰۰ روپیہ میں ملتی ہے نمائش دو ماہ رہے گی۔ احمدی تجار اگر پسند کریں۔ تو ہمیں روپیہ بھیج دیں۔ ہم ان کے لئے جگہ بک کرا لیں گے اپنی مصنوعات display کرنے کا بہت عمدہ موقع ہے۔ اسے ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ اس نمائش میں قریباً پونے چار سو کے قریب دوکانیں ہوں گی۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ خاصی بڑی نمائش ہے

وکیل التجارت

جودھامل بلڈنگ لاہور

بقیہ صفحہ ۵

کو بغیر ستون کے لٹکا دیا۔ اور جس نے زمین اور آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بد ظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا۔ (خدا کسی کام میں عاجز نہیں آتا۔ ہاں خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ میں یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحم سے انسان کے ساتھ دوستوں کی طرح معاملہ کرتا ہے۔ یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اس کی دعا کو سنتا ہے۔ جیسے کہ خود فرمایا۔ ادعونی استجب لکم اور کبھی کبھی اپنی مرضی منوانا چاہتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ ولنبلونکم بشیئٍ من الخوف والجوع ایسا اس لئے کرتا کبھی انسان کی دعا کے موافق اس سے معاملہ کر کے یقین اور معرفت میں اس کو ترقی دے اور کبھی اپنی مرضی کے موافق کر کے اپنی رضا کی اس کو خلعت بخشے اور اس کا رتبہ بڑھاوے اور اس سے محبت کر کے ہدایت کی راہوں میں اس کو ترقی دیوے منہ) بلکہ تیری یہی بد ظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں۔ جو صدق اور وفا سے اس کے ہوگئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔" صفحہ ۲۶ تا ۲۷

"پس تم خدمت اور عبادت میں لگے رہو۔ تمہاری تمام کوشش اس میں مصروف ہونی چاہیئے کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ اور یقین میں ترقی چاہو" (صفحہ ۷۳)

پس شبہات کی دلدل سے نکل کر یقین کی سرزمین پر آؤ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھ کر معرفت حاصل کرو۔ کہ یہی کامیابی اور کامرانی کا راستہ ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۵ دسمبر ۱۹۴۹ء سے لاہور اور رکھیوڑہ کے درمیان چلنے والی حسب ذیل گاڑیوں کے ساتھ ایک بوگی جو فرسٹ، سیکنڈ انٹر اور تھرڈ کلاس کے ڈبوں پر مشتمل ہوگی، لگائی جایا کرے گی۔

۳۳ ——— اپ
۵۰ ——— ڈاؤن
۱۰۲ ——— ڈاؤن
اور
۱۰۱ ——— اپ
۴۹ ——— اپ
۳۴ ——— ڈاؤن

قبل ازیں ان سٹیشنوں کے درمیان چار پہیوں والی بوگیاں جن میں صرف فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے ڈبے ہوتے تھے چلتی رہی ہیں

قیمت اخبار الفضل ربوہ میں
جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ادا فرمائیں

جن احباب کی قیمت اخبار دسمبر ۴۹ء میں ختم ہو رہی ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ مہربانی فرما کر اپنی قیمت اخبار ہو الیسی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیویں۔

اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے۔ تو جلسہ سالانہ پر قیمت اخبار دفتر الفضل ربوہ میں نقد ادا فرمائیں۔ آپ کی سہولت کے لئے دفتر الفضل جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں چند دنوں کے لئے کھول دیا جاوے گا۔

مینیجر

شکر پر محصول

دمشق ۱۳ دسمبر:۔ شکر پر محصولات میں یکسانیت پیدا کرنے اور شکر کی جگہ جو چیزیں استعمال کی جاتی ہیں ان پر ٹیکسوں اور محصولوں میں کمی کرنے کے مسئلہ پر مشترکہ مفاد کے بورڈ پر لبنانی وفد کے رہنما موسیٰ مبارک اور شامی وزیر مالیات خالد اعظم بے کے درمیان گفت و شنید جاری ہے۔ (رائٹر)

نیلام اراضیات برائے تعمیر و آقوعہ شاہ عالمی

لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی شاہ عالمی دروازہ سکیم کے مطابق مندرجہ ذیل پلاٹوں کے لئے ٹنڈر درکار ہیں۔ جو بروز بدھ وار بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک داخل کرنے چاہئیں۔

بلاک اے پلاٹ نمبر ۵، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ (برائے کاروباری تعمیرات)

بلاک سی پلاٹ نمبر:۔ ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ و ۱۹ (برائے رہائشی مکانات)

ٹنڈر سر بمہر لفافوں میں بند ہونی چاہئیں۔ اور ہر کاروباری تعمیری پلاٹ کی صورت میں پانچ ہزار روپیہ پیشگی اور ہر رہائشی پلاٹ کی صورت میں تین ہزار روپیہ پیشگی ہمراہ ہونا چاہیئے۔ پیشگی روپیہ یا تو نقد ہونا چاہیئے۔ اور یا کسی شیڈول بنک کی ڈیپازٹ ایٹکل کی صورت میں چیک کسی صورت میں قبول نہیں کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فی مرلہ قیمت کے حساب سے ہونے چاہئیں چیئرمین کو بغیر وجہ بیان کرنے کے کسی ٹنڈر کو نامنظور کرنے کا اختیار ہے۔ دیگر شرائط لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر سے قیمت آٹھ آنے کاپی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

سیکرٹری
دی لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ

اجلاس جناب ملک محمد حیدر صاحب
پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات به اختیارات کلکٹر

فضل احمد ولد کرم الٰہی قوم گوجر سکنہ کرنانہ تحصیل کھاریاں

بنام

میلا رام ولد لال چند قوم اروڑہ سکنہ کرنانہ حال ملک ہندوستان

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع کرنانہ۔ تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار بذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی عذر کسی قسم کا انہیں ہو۔ تو مورخہ ۲۰-۱۲-۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم
مہر عدالت

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

کھلاڑی ٹیموں کو کسی کلاس کے واپسی ٹکٹوں کے لئے صرف یک طرفہ کرایہ ادا کرنے کی جو رعایت دی جاتی تھی بشرطیکہ واپسی کے سفر کی زیادہ سے زیادہ دو ماہ ہو) یہ یکم دسمبر ۴۹ء سے دوبارہ بحال کر دی گئی ہے (یہ رعایت کرکٹ، فٹ بال اور ہاکی کی ٹیموں کے علاوہ دوسری ٹیموں کے لئے ہے کرکٹ فٹ بال اور ہاکی کی ٹیموں کو اس سے پیشتر بھی رعایت دی جاتی ہے) چنانچہ منظور شدہ جسمانی ورزشوں کے اجلاس میں شرکت کرنے والے کھلاڑیوں کی ہر اس پارٹی کو یہ رعایت دیا کرے گی بشرطیکہ سفر کرنے والے ارکان کی تعداد دس سے کم نہ ہو

چیف کمرشل مینیجر

کتابوں کی درآمد پر سے پابندی ہٹا لی جائے

برطانیہ کے ناشروں کی انجمن کا حکومت پاکستان سے مطالبہ

لنڈن ۲ دسمبر۔ برطانیہ کی ناشروں کی انجمن نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ گذشتہ ستمبر سے کتابوں کی درآمد پر لائسنس کی جو پابندیاں لگا دی گئی ہیں ان کو منسوخ کر دیا جائے۔ اس کا انکشاف گذشتہ شب لنڈن میں انجمن کے ایک ترجمان نے کیا۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ اس سلسلہ میں پاکستانی ہائی کمشنر کے دفتر کے ذریعہ درخواست کی گئی ہے۔

ترجمان نے اخبار ڈان کے ایک حالیہ مقالہ افتتاحیہ کا ذکر کیا۔ جس میں کتابوں پر کی درآمد پر پابندی کو ادبی اور تمدنی مشاغل پر پابندی" سے تعبیر کیا گیا تھا اور اس امید کا اظہار کیا تھا کہ حکومت پاکستان عام کھلے لائسنس کے تحت کتابوں کی درآمد کی اجازت دے کر تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت کا خیال کرے گی۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ اس سلسلہ میں کسی سرکاری برطانوی حلقے سے درخواست نہیں کی گئی ہے لیکن اگر ضروری سمجھا گیا تو برطانوی شعبہ تجارت اور خزانے سے اپیل کرنے پر غور کیا جائے گا۔ ڈان کے اس بیان کے بارے میں کہ جو قیمتی کتابیں اس وقت بازار میں موجود ہیں وہ ان پر تحریر کردہ قیمتوں سے کہیں زیادہ قیمتوں پر فروخت ہو رہی ہیں۔ ترجمان نے کہا ہم نے یہ بات سنی ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ پاکستانی کھوک فروشوں اور کتب فروشوں کو مل کر خود اپنی بہتری کے لئے قیمتیں قائم کرنے کا ایک طریقہ طے کر لینا چاہیئے۔ لنڈن کی ایک بڑی پبلک کمپنی کے ترجمان نے بتایا کہ لائسنس کی پابندی سے پاکستانی آرڈروں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ کمی عارضی ہوگی۔ پاکستان میں کتابوں کی گراں قیمتوں کی ایک وجہ محصول وغیرہ ہو سکتی ہے۔ (اسٹار)

شامی تجویز

دمشق ۳ دسمبر شام نے عرب لیگ کو عرب ریاستوں میں ایک مربوط مزدور پالیسی کی تجویز بھیجی ہے اس کے خاص مقاصد یہ ہیں۔ مزدوروں کا عام معیار زندگی بلند کرنا۔ ان کے حقوق کی ضمانت لینا اور عرب دنیا میں ضابطے کے تحت مزدوروں کے تبادلے کی عام اجازت دینا۔ (اسٹار)

میدا سوجی کی نقل و حرکت

مغربی پنجاب کے راشن اسید علاقوں کے باہر جو آٹا پیسنے کے کارخانے واقع ہیں ان کو میدہ سوجی اور روا بنانے کی اجازت دیدی گئی ہے اب ان اشیاء کی قیمتوں پاتقسیم پر نیز ہندوستان کی سرحد سے دس میل کے رقبہ کے ادھر ادھر نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ میدہ سوجی اور روے کے استعمال کے متعلق اداروں۔ حلوائیوں اور دیگر افراد پر سے بھی عائد شدہ تمام پابندیاں اٹھا لی گئی ہیں۔

فلسطین کے زائرین

عمان ۳ دسمبر۔ عیسائی زائرین کے جو دوران کرسمس میں بیت المقدس جائیں گے۔ عارضی قیام میں سہولتیں مہیا کرنے کے ذرائع کا مطالعہ کرنے کے لئے جو خاص کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے۔ اس کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ قلندیہ کے فضائی مستقر کو جانے تاکہ زیادہ طیارے اتر سکیں اور بیت المقدس اور بیت اللحم کے درمیان نئی سڑک کو ترقی دی جائے (اسٹار)

آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن

لاہور ۳ دسمبر ایک اطلاع ہے کہ بیگم جی اے خان جنرل سیکرٹری پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی ویسٹ پنجاب پراونشل برانچ کے ہمراہ لاہور سے ۴ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ضلاع میانوالی۔ سرگودھا اور جھنگ کے سہ روزہ دورہ پر یہ معلوم کرنے کے لئے جا رہی ہیں کہ آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کا پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کی خدمت خلق کے کام سے کس حد تک ارتباط پیدا کیا جا سکتا ہے۔

حرف عربی

جدہ ۳ دسمبر۔ تمام سرکاری دفتروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ خط و کتابت میں صرف عربی استعمال کی جائے کوئی دوسری زبان قبول نہ کی جائے گی۔ پرائیویٹ دفتروں کو بھی یہی ہدایت کی گئی ہے۔ (اسٹار)

یہودی تل ابیب کی بندرگاہ کو وسعت دینگے

اسکندریہ ۳ دسمبر۔ یہاں کے جہازراں حلقوں میں معلوم ہوا ہے کہ حکومت اسرائیل تل ابیب کی بندرگاہ کو وسعت دینے کی ایک بڑی اسکیم تیار کر رہی ہے تاکہ امریکی اور دیگر بڑے بڑے جہاز یہاں آ سکیں یہاں خیال کیا جاتا ہے کہ اگر اس اسکیم پر عمل درآمد ہو گیا تو یہ اسکندریہ کے لئے خطرہ بن جائے گی۔ (اسٹار)

قاتل کس حد تک اپنے جرم کا ذمہ دار ہے؟

اس سوال کے جواب کیلئے نئی "دماغی مشین" کی ایجاد

لندن ۳ دسمبر ایک مشین جو انسان کے دماغ کی نقل و حرکت کو ریکارڈ کرتی ہے۔ آئندہ فیصلہ کیا کرے گی کہ قاتلوں نے جو جرم کئے ہیں ان کی ذمہ داری ان پر کس حد تک عائد ہوتی ہے۔ اس مشین کو ۲۶ برطانوی قاتلوں کے دماغ کی لہروں کا امتحان لینے کے کام میں لایا جا چکا ہے۔

برطانوی طبی انجمن نے تحقیقات شائع کی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے جان بوجھ کر اور ارادہ کر کے کسی کو ہلاک کیا ہے۔ ان کے دماغ کی لہریں عام آدمیوں کی مانند تھیں لیکن مشین کے مطابق جن لوگوں نے غصے کے دورے کی حالت میں کسی کو ایکدم قتل کر دیا ہے ان کے دماغ کی لہریں تین چوتھائی غیر معمولی تھیں۔

ہر قاتل کو پولیس کی حفاظت میں اس ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں یہ مشین رکھی ہے ان کو ایک میز پر لٹا دیا گیا اور ان کے سر پر زہر کی ایک ٹوپی پہنا دی گئی۔ جس میں ٹھوس چاندی کے تار لگے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ وہ قطعی خاموش لیٹیں۔ باتیں نہ کریں اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے بعد مشین کا بٹن دبا دیا گیا۔ جب ڈاکٹر نے ۲۶ پیچیدہ بٹنوں کو ٹھیک طور سے لگا دیا۔ تو مشین نے ایک گراف پر دماغ کی رپورٹ "لکھنی" شروع کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ مشین ایسے لوگوں کو پکڑ کر جو اشتعال دلانے پر قتل کا ارتکاب کر بیٹھیں، قتل کو روک دے گی۔ اس قسم کے لوگوں کو مشین کے ذریعہ شناخت کیا جا سکتا ہے۔

دماغ میں ایک لہر ہوتی ہے جو تھیٹا لہر کہلاتی ہے۔ اس کے اظہار سے غیر معمولی پن معلوم ہو جاتا ہے ننھے بچوں اور کم سن بچوں میں یہ لہر پائی جاتی ہے۔ عام آدمی میں یہ اس وقت غائب ہو جاتی ہے۔ جب وہ اپنے مزاج پر قابو پانا سیکھ لیتا ہے۔ لیکن اشتعالی قاتل میں یہ لہر بڑے ہونے کے بعد بھی رہتی ہے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ حکومت کو سرکاری طور پر اس "دماغی مشین" کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ یہ بتا دیتی ہے کہ قاتل کس حد تک قتل کا ذمہ دار ہے (اسٹار)

"اسرائیل" میں ترکی کا سفیر

استنبول ۳ دسمبر۔ حکومت ترکی جلد ہی ایک سفارتی نمائندہ تل ابیب بھیجنے والی ہے یہ مسٹر سیف اللہ احسن ہیں۔ جن کو "اسرائیل" میں ترکی کا پہلا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی جرمنی کے صدر مقام بون میں ایک مستقل سیاسی اور معاشی مشن قائم کیا جائے گا۔ یہ بلجیم میں ترکی کے سفیر مسٹر نظام الدین علیش علی کے ماتحت ہوگا۔ (اسٹار)

شام سے خیر سگالی کا وفد ایران جائیگا

دمشق ۳ دسمبر۔ چودہ افراد پر مشتمل ایک فوجی وفد ایرانی وزارت جنگ کی دعوت پر طہران روانہ ہونے والا ہے۔ یہ وفد بغداد سے گذریگا اس وفد کو "خیر سگالی" کا وفد بتایا گیا ہے۔ اور شامی افسر اپنے ایک ماہ کے دوران قیام میں ایرانی فوجی افسروں سے ملاقاتیں کریں گے (اسٹار)

مشرق وسطی میں سلسلہ مواصلات کا اہم مرکز

دمشق ۳ دسمبر۔ دمشق میں آٹومیٹک ٹیلیفون ایکسچینج کے قائم ہو جانے سے شامی دارالحکومت مشرق وسطی میں سلسلہ مواصلات کا ایک اہم مرکز بن گیا ہے۔ جو ترکی کو مصر سے اور شام کو یورپ سے ملاتا ہے۔ (اسٹار)

شام میں صحافت

دمشق ۳ دسمبر۔ سابق عراقی وزیر ڈاکٹر عبد المجید قصاب بہت سے صحافیوں کے ساتھ شام میں انتخاب کے بعد کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے ہیں۔ (اسٹار)

شام اور ترکی کی دوستی

دمشق ۳ دسمبر دمشق میں ترکی کے وزیر نے کہا ہے کہ ترکی اور شام کے درمیان جو معاہدہ اناج کے بارے میں ہوا ہے۔ وہ دونوں ملکوں کی دوستی کے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ (اسٹار)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ یکم دسمبر (نمبر ۲۷۵) کے صفحہ سات پر امتحان کشتی نوح کا نتیجہ شائع ہوا ہے۔ اس میں بعض غلطیاں ہو گئی ہیں جنکی احباب تصحیح فرمالیں۔

(۱) نمبر ۱۳۴ پر منور احمد صاحب زاہد حلقہ نیلا گنبد کا نام پڑھا جائے انہوں نے ۷۴ نمبر حاصل کئے ہیں

(۲) نمبر ۱۳۹ پر چوہدری عبد الرشید صاحب کا نام درج ہے مگر نمبر شائع ہونے سے رہ گئے آپنے ۷۶ نمبر حاصل کئے ہیں۔